

عُلَماء کے مرتبے سے روشناس کروانے اور ان کی توہین سے بچانے والی منفرد تحریر

www.sirat-e-mustaqeem.com

عُلَماء پر اعتراض منع ہے





پیش کش:

مرکزی مجلسِ شوریٰ

(دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

عُلَماء پر اعتراض منع ہے(1)

دُرُود شریف کی فضیلت

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 400 صَفحات پر مشتمل کتاب **"پردے کے بارے میں سوال جواب"** صَفْحَہ 1 پر ہے: حضرتِ اُبَی بن کَعب رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عرض کی کہ میں (سارے وِرد، وظیفے، دُعائیں چھوڑ دوں گا اور) اپنا سارا وقت دُرُود خوانی میں صَرف کرونگا۔ تو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: **"یہ تمہاری فِکروں کو دُور کرنے کے لئے کافی ہوگا اور تمہارے گُناہ مُعاف کردیئے جائیں گے۔"**(2)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... مُبلِّغِ دعوتِ اسلامی و نگرانِ مرکزی مجلسِ شوری حضرت مولانا حاجی ابو حامد محمد عمران عطاری مُدَّ ظِلُّہُ الْعَالِی نے یہ بیان ۲۶ ربیع الاول ۱۴۳۲ھ بمطابق 2 مارچ 2011ء بروز بدھ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی میں فرمایا۔ ضروری ترمیم و اضافے کے بعد ۱۰ صفر المظفر ۱۴۳۵ھ بمطابق 14 دسمبر 2013ء کو تحریری صورت میں پیش کیا جارہا ہے۔ (شعبہ رسائلِ دعوتِ اسلامی مجلس المدینۃ العلمیۃ)

2 ... ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ والرقائق والورع، ۲۳-باب، ۴/۲۰۷، حدیث: ۲۴۶۵

عیسائیہ کا بیٹا

تَخْتِ قُسْطَنْطِنِیّہ پر ایک عیسائیہ عورت حکمران تھی اور وہ ہر سال خِراج[1] ادا کرتی۔ جب وہ مر گئی تو اس کا بیٹا تخت پر بیٹھا اور خِراج حاضر نہ کیا۔ اُدھر سے خِراج کا مطالبہ ہوا تو اس نے حضرت ہارون رشید کی خدمت میں ایک ایلچی (قاصد) کے ہاتھ اس مضمون کی تحریر بھیجی کہ "وہ مر گئی جو خود پیادہ بنی تھی اور آپ کو رُخ بنایا تھا" (یعنی میری ماں جس نے آپ کی بالا دستی قبول کی تھی وہ مر چکی ہے۔ اب میرے ساتھ آپ کا کوئی معاملہ نہیں ہے) یہ تحریر لے کر ایلچی جب حاضرِ دربار ہوا، وزیر کو حکم ہوا: "سناؤ!" وزیر نے اسے دیکھ کر عرض کی: "حضور! مجھ میں تاب نہیں جو اسے سنا سکوں۔" فرمایا: "لا مجھے دے۔" اور اس تحریر کو پڑھا، بادشاہ کو دیکھتے ہی ایسا جلال آیا جسے دیکھ کر تمام دربار بھاگ گیا صرف وزیر اور وہ ایلچی رہ گئے۔ وزیر کو حکم ہوا کہ جواب لکھ! اُس نے لکھنے کا ارادہ کیا مگر رعبِ شاہی اسقدر غالب تھا کہ ہاتھ تھر تھرانے لگا اور قلم نہ چلا۔ پھر فرمایا: لا مجھے دے۔ اور یوں لکھا: "یہ خط ہے خدا کے بندے اَمیرُ المؤمنین ہارون رشید کی طرف سے روم کے کُتّے فُلاں کو کہ او کافرہ کے جنے! جواب وہ نہیں جو تو سُنے جواب وہ ہے جو تو دیکھے گا۔" یہ فرمان ایلچی کو دیا اور فوراً لشکر کو تیاری کا حکم دیا۔ ایلچی کے ساتھ لشکر لے کر پہنچے اور جاتے ہی قُسْطَنْطِنِیّہ کو فتح کر کے اس عیسائی بادشاہ کو گرفتار کر لیا۔ اس نے بہت گریہ وزاری کی، ہاتھ پاؤں جوڑے، خِراج دینے

1 ...زمین کا ٹیکس جو ذمیوں سے لیا جاتا تھا۔ (الموسوعة الفقهية، ۱۹/۵۲)

کا وعدہ کیا (تو آپ نے اسے) چھوڑ دیا اور تاج بخشی کر کے واپس آئے۔ ابھی ایک منزل آئے تھے کہ خبر پائی، اس نے پھر سر تابی کی۔ فوراً واپس گئے اور پھر فتح کیا اور پھر اسے گرفتار کیا پھر اس نے ہاتھ جوڑے اور خوشامد کی پھر چھوڑ دیا۔ (1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت سے اَمِیْرُ المومنین خلیفہ ہارون رشید کے رُعب و دبدبے کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ جب نَقْفُور نامی روم کے عیسائی تخت نشین نے ایک مکتوب (خط) کے ذریعے خراج دینے سے انکار کیا تو ہارون رشید کس قدر آگ بگولا ہوا کہ نہ صرف انتہائی سخت الفاظ میں اسے خط کا جواب لکھا بلکہ اسے سبق سکھانے کے لئے ہاتھوں ہاتھ روم پر فوج کشی بھی کی، مگر یہی ہارون رشید عام لوگوں کے حق میں جس قدر سخت مزاج اور قہر و غضب والے تھے عُلمائے دینِ متین کے معاملے میں اُسی قدر نرم مزاج اور ان کا ادب بجالانے والے تھے۔ آیئے! عُلَما کی تعظیم اپنے دل میں پیدا کرنے کے لئے احترامِ عُلَما سے مُتَعَلِّق ہارون رشید کے کردار کے چند گوشوں کو ملاحظہ کیجئے۔ چُنانچہ ملفوظات اعلیٰ حضرت میں ہے:

خدا نے دو ہاتھ کس لئے دیئے ہیں!

ہارون رشید جیسے جبّار بادشاہ نے (اپنے بیٹے) مامون رشید کی تعلیم کے لئے حضرتِ امام کِسائی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) (2) سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا: ”میں یہاں پڑھانے

1 ... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۱۴۵

2 ... یہ امام محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد کے خالہ زاد بھائی اور اَجِلّہ عُلَمائے قُرّائے سبعہ میں سے ہیں۔

نہ آؤں گا، شہزادہ میرے ہی مکان پر آجایا کرے۔" ہارون رشید نے عرض کی: "وہ وہیں حاضر ہو جایا کرے گا مگر اس کا سبق پہلے ہو۔" فرمایا: "یہ بھی نہ ہو گا بلکہ جو پہلے آئے گا اس کا سبق پہلے ہو گا۔" غرض مامون رشید نے پڑھنا شروع کیا، اتفاقاً ایک روز ہارون رشید کا گزر ہوا، دیکھا کہ امام کِسائی (رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه) اپنے پاؤں دھو رہے ہیں اور مامون رشید پانی ڈالتا ہے۔ بادشاہ غضب ناک ہو کر اترا اور مامون رشید کے کوڑا مارا اور کہا: "او بے ادب! خدا نے دو ہاتھ کس لئے دیئے ہیں، ایک ہاتھ سے پانی ڈال اور دوسرے ہاتھ سے اِن کا پاؤں دھو۔"[1]

سُبْحٰنَ الله عَزَّوَجَلَّ! دیکھا آپ نے کہ انتہائی شان و شوکت اور رُعْب و دَبدَبہ رکھنے والے خلافتِ عباسیہ کے پانچویں خلیفہ ہارون رشید نے جب اپنے بیٹے کو دیکھا کہ استاد صاحب کے پاؤں دُھلوانے کے لئے پانی ڈال رہا ہے تو اس بات پر غصہ نہیں آیا کہ "وقت کے بادشاہ کا بیٹا کسی کے پاؤں دُھلوا رہا ہے!" بلکہ غصہ آیا بھی تو اس بات پر کہ میرا بیٹا عالمِ دین کو پاؤں دھونے کی زحمت کیوں دے رہا ہے خود اپنے ہاتھ سے ان کے پاؤں دھونے کی سعادت کیوں حاصل نہیں کر رہا۔

علم کی عزت

ایک مرتبہ ہارون رشید نے ابو معاویہ عزیز (عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْعَزِيْز) کی دعوت

1 ... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۱۴۴

کی، وہ آنکھوں سے معذور تھے، جب آفتابہ (یعنی ڈھکنے دار، دستہ لگا ہوا لوٹا) اور چلمچی (یعنی ہاتھ منہ دھونے کا برتن) ہاتھ دھونے کے لئے لائی گئی تو چلمچی خدمت گار کو دی اور آفتابہ خود لے کر ان کے ہاتھ دُھلائے اور کہا: ”آپ نے جانا کون آپ کے ہاتھوں پر پانی ڈال رہا ہے؟“ کہا: ”نہیں۔“ کہا: ”ہارون۔“ (تو حضرت ابو معاویہ رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے انہیں دُعا دیتے ہوئے) کہا: ”جیسی آپ نے علم کی عزت کی ایسی اللہ (عَزَّوَجَلَّ) آپ کی عزت کرے۔“ ہارون رشید نے کہا: ”اسی دعا کے حاصل کرنے کے لئے یہ کیا تھا۔“[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تاریخ کی کتابوں میں ہارون رشید کے بارے میں لکھا ہے کہ روزانہ سو رکعت نفل نماز پڑھنا مرتے دم تک آپ کے معمولات میں شامل رہا البتہ کبھی کبھار بیماری کی وجہ سے ناغہ ہو جاتا نیز زکوٰۃ کے علاوہ روزانہ ہزار درہم اپنے پلے سے خیرات کرتے (عُلَماء وفقہا سے محبت کا یہ عالم تھا کہ) جب حج کرنے جاتے تو 100 فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰہُ السَّلَام اور ان کے صاحبزادے آپ کے ہمراہ جاتے اور جس سال حج کو نہ جاتے تو تین سو آدمیوں کو اپنے خرچ سے حج کرواتے تھے۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خلیفہ ہارون رشید نہ صرف عُلَماء وفقہائے کرام

---

1 ... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۱۴۵

2 ... الکامل فی التاریخ، ثم دخلت سنة ثلاث وتسعين ومائة، ۵/ ۳۵۶

رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کی تعظیم کیا کرتے بلکہ امورِ سلطنت اور اپنے دیگر دینی و دُنْیَوی معاملات میں بھی عُلَماء و فقہا کی رائے کو فوقیت دیتے، ان کی بات کو حرفِ آخر سمجھتے، آخرت کی بہتری کے لئے ان سے نصیحت طلب کرتے، بسا اوقات نصیحت حاصل کرنے عُلَماء کے دروازے تک خود حاضر ہوتے اور اگر علمائے کرام دربار میں تشریف لے آتے تو شاہانہ شان و شوکت اور رعبِ سلطنت کی پروا کئے بغیر ان کے اعزاز میں کھڑے ہو جایا کرتے تھے۔ جیسا کہ ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت میں ہے:

عُلمائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کا احترام

ہارون رشید کے دربار میں جب کوئی عالم تشریف لاتے بادشاہ ان کی تعظیم کے لئے کھڑا ہوتا۔ ایک بار درباریوں نے عرض کی: ”یا امیرَ الْمُؤمِنِیْن! رعبِ سلطنت جاتا ہے۔“ جواب دیا: **”اگر علمائے دین کی تعظیم سے رعبِ سلطنت جاتا ہے تو جانے ہی کے قابل ہے۔“**(1)

ذرا سوچئے! آخر کیا وجہ تھی جو ہارون رشید جیسے عظیم بادشاہ علمائے کرام کا اس قدر لحاظ کیا کرتے تھے...؟ یقیناً اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ عُلَماء کے مقام و مرتبے اور معاشرے میں ان کی ضرورت و اَہَمِّیَّت کو سمجھتے تھے اور اس بات سے بخوبی واقف تھے کہ اس لہلہاتے گُلشنِ اسلام کو آباد رکھنے میں ان نُفُوسِ قُدْسِیہ کا کیا کردار ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج بھی ایسے سلیمُ الفطرت افراد موجود ہیں جو عُلمائے کرام کی

1 ... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص:١٤٥

نہایت تعظیم کرتے ہیں بلکہ بطورِ ادب ان کی جوتیاں اُٹھانا اپنے لئے قابلِ اعزاز سمجھتے ہیں مگر افسوس! مُعاشرے میں کچھ ایسے بدنصیب اور محروم لوگ بھی پائے جاتے ہیں جو اُمّت کے اِن محسن و خیر خواہ حضرات کو اپنی تنقید کا نشانہ بنا کر ان پر بے جا اعتراض اور ناحق طَعْن و تَشْنِیع کرتے نظر آتے ہیں لہٰذا ضروری ہے کہ دینِ اسلام کے لئے سُتون کی حیثیت رکھنے والے اس طبقۂ عُلَماء سے مُتَعَلِّق قرآن و حدیث اور بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ الْمُبِین کے اقوال سے کچھ مدنی پھول بیان کئے جائیں تا کہ ہمارے دل میں عُلَماء کی محبت و چاہت اور قدر و منزلت مزید بڑھ جائے اور جو لوگ عُلَماء کے مقام و مرتبے سے ناواقف ہیں ان کے دل میں بھی علمائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام کی اَہمیّت اُجاگر ہو اور وہ حضرات بھی ان کی قدر کرنے میں کامیاب ہو جائیں کیونکہ ان کی قدر و مَنْزِلت کو پہچانتے ہوئے ان کا ادب واحترام کرنے، ان پر اعتراض کرنے سے بچنے اور دین و دنیا کے معاملات میں ان سے رَہنُمائی حاصل کرنے میں دونوں جہان کی بھلائیاں ہیں۔

دین کے رَہنُما

اللّٰه عَزَّوَجَلَّ قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

فَسْـَٔلُوْۤا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۳﴾ (پ۱۴، النحل: ۴۳)

ترجَمۂ کنزالایمان: تو اے لوگو عِلْم والوں سے پوچھو اگر تمہیں عِلْم نہیں۔

مُفَسِّرِ شہیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان اس آیتِ کریمہ

کی تفسیر میں لکھتے ہیں: ”حدیث شریف میں ہے بیمارِیِ جہل کی شفاء عُلَماء سے دریافت کرنا ہے۔“

آیتِ کریمہ اور اسکی تفسیر سے عُلَماء کا مقام و مرتبہ معلوم ہوتا ہے کیونکہ لوگوں کے مسائل حل کرنے کیلئے ان مبارک ہستیوں کو مَرجَعِ خَلائق اور دین کے عظیم رَہنُما کی حیثیت دی گئی ہے تفسیر کی متعدد کتابوں میں لکھا ہے کہ اس آیتِ کریمہ میں اشارہ ہے کہ جو مسائل معلوم نہ ہوں ان کے لئے عُلمائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی بارگاہ میں حاضر ہونا واجب ہے۔[1] آیئے اپنے دل میں عُلمائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی محبت پیدا کرنے کے لئے 7 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ملاحظہ کیجئے۔

عُلَماء کی شان میں 7 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

1. عالِم زمین میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی دلیل و حجت ہے تو جس نے عالم میں عیب نکالا وہ ہلاک ہو گیا۔[2]
2. بیشک زمین پر عُلَماء کی مثال ان ستاروں کی طرح ہے جن سے کائنات کی تاریکیوں میں رَہنُمائی حاصل کی جاتی ہے تو جب ستارے ماند پڑ جائیں تو قریب ہے کہ ہدایت یافتہ لوگ گمراہ ہو جائیں۔“[3]

---

1 ... روح البیان، پ ۱۴، النحل، تحت الآیۃ: ۴۳، ۵/ ۳۷

2 ... جامع صغیر، ص ۳۴۹، حدیث: ۵۶۵۸

3 ... مسند امام احمد، مسند انس بن مالک، ۴/ ۳۱۴، حدیث: ۱۲۶۰۰

3. علم کے ساتھ تھوڑا عمل بھی نفع دیتا ہے لیکن جہالت کے ساتھ بہت عمل بھی نفع نہیں دیتا۔ (1)

4. اَلْعِلْمُ حَیَاۃُ الْاِسْلَامِ وَعِمَادُ الْاِیْمَانِ علم اسلام کی زندگی اور دین کا ستون ہے۔ (2)

5. مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ تَکَفَّلَ اللّٰہُ بِرِزْقِہٖ جو شخص علم کی طلب میں رہتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے رِزْق کا ضامن ہے۔ (3)

6. مَنْ سَلَکَ طَرِیْقًا یَلْتَمِسُ فِیْہِ عِلْمًا سَھَّلَ اللّٰہُ لَہٗ بِہٖ طَرِیْقًا اِلَی الْجَنَّۃِ جو ایسے راستے پر چلے جس میں علم کو تلاش کرے، اس کے سبب اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کیلئے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے۔ (4)

7. عُلَماء انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے وارث ہیں، بیشک انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام دِرہَم و دِینار کا وارث نہیں بناتے بلکہ وہ تو علم کا وارث بناتے ہیں، لہٰذا جس نے علم حاصل کیا اس نے اپنا حصہ لے لیا اور عالِمِ دین کی موت ایک ایسی آفت ہے جس کا اِزالہ نہیں ہو سکتا اور ایک ایسا خلا ہے جسے پُر نہیں کیا جا سکتا (گویا کہ) وہ ایک ستارہ تھا جو ماند پڑ گیا، ایک قبیلے کی موت ایک عالم کی موت کے

---

1 ... جامع بیان العلم، ص ۶۵، حدیث: ۱۹۷

2 ... جمع الجوامع، ۵/ ۲۰۰، حدیث: ۱۴۵۱۸

3 ... تاریخ بغداد، محمد بن القاسم بن ھشام، ۳/ ۳۹۸

4 ... مسلم، کتاب الذکر والدعاء... الخ، باب فضل الاجتماع... الخ، ص ۱۴۴۸، حدیث: ۲۶۹۹

مقابلے میں نہایت معمولی ہے۔"[1]

علم کے فیضان اور اس سے محرومی کے نقصان کے بارے میں بُزرگانِ دین کے 4 فرامین

1. شیخُ الْاِسلام، امام بُرہانُ الْاِسلام، ابراہیم زَرنُوجی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی تحریر فرماتے ہیں: "علم کو اس وجہ سے شرافت و عظمت حاصل ہے کہ علم، تقوٰی تک پہنچنے کا وسیلہ ہے جس کے سبب بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حضور بزرگی اور ابدی سعادت کا مستحق ہو جاتا ہے۔"[2]

2. کروڑوں حَنَفِیّوں کے پیشوا حضرتِ سیِّدُنا امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کسی نے سوال کیا کہ آپ اس بلند مقام پر کیسے پہنچے آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: "میں نے (اپنے علم سے) دوسروں کو فائدہ پہنچانے میں بخل نہیں کیا اور دوسروں سے اِستِفَادَہ کرنے (سیکھنے) میں شرم نہیں کی۔"[3]

3. اولیائے کرام (رَحِمَھُمُ اللہُ السَّلَام) کا ارشاد ہے: "صُوْفِیِ بے عِلْم مَسْخَرۂ شَیطان اَسْت" یعنی بے علم صوفی شیطان کا مسخرہ ہے۔[4]

---

1 ... شعب الایمان، باب فی طلب العلم، ۲/۲۶۳، حدیث: ۱۶۹۹

2 ... تَعْلِیْمُ الْمُتَعَلِّمِ طَرِیْقَ التَّعَلُّم، ص۶

3 ... درمختار، المقدمۃ، ۱/۱۲۷

4 ... فتاوٰی رضویہ، ۲۴/۱۳۲

4. اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: "بے علم مجاہدہ والوں کو شیطان انگلیوں پر نچاتا ہے، منہ میں لگام، ناک میں نکیل ڈال کر جدھر چاہے کھینچے پھرتا ہے۔"[1] نیز ارشاد فرماتے ہیں: "عُلمائے شرِیْعت کی حاجت ہر مسلمان کو ہر آن ہے۔"[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عُلمائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام وارثِ انبیاء ہیں کیونکہ یہ حضرات انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام کی میراث یعنی علمِ دین کو حاصل کرتے اور اس کے ذریعے لوگوں کی رَہنُمائی کرتے ہیں لیکن بد قسمتی سے آج کل شاید کسی سوچے سمجھے منصوبے کے تحت اُمّتِ محبوب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو علمائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام سے دور کیا جارہا ہے، ان کے مقام و مرتبے کو مُسلمانوں کے دل و دماغ سے نکالا جارہا ہے، ان کی شان میں لَب کُشائی کی جارہی ہے، ان پر اعتراض اور طعن و تنقید کرنے پر ابھارا جارہا ہے بلکہ اب تو مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عُلَماء کی توہین و تحقیر تک نوبت آپہنچی ہے جو کہ ایمان کی بربادی کا سبب بن سکتی ہے۔ یوں بھی جو علمائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کا گستاخ ہوگا وہ ان کی صحبت و فیض سے محروم ہو جائے گا اور جب یہ دونوں چیزیں نصیب نہ ہونگی تو شرعی رَہنُمائی حاصل ہونا بھی ناممکن، لٰہذا بے عملیاں کرتے کرتے ایسوں کا کُفر تک جاپڑنا بھی عین ممکن ہے۔

1 ... فتاویٰ رضویہ، ۲۱/۵۲۸

2 ... فتاویٰ رضویہ، ۲۱/۵۳۵

اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ”جاہل بوجہِ جہل اپنی عبادت میں سو گُناہ کرلیتا ہے اور مصیبت یہ کہ انہیں گُناہ بھی نہیں جانتا اور عالمِ دین اپنے گُناہ میں وہ حصہ خوف وندامت کا رکھتا ہے کہ (اللہ عَزَّوَجَلَّ) اسے جلد نجات بخشتا ہے۔“ [1] ایک اور مقام پر فرماتے ہیں: ”اس (عالم) کی خطاگیری (بھول نکالنا) اور اس پر اعتراض حرام ہے اور اس کے سبب رَہْنُمائے دین سے کنارہ کش ہونا اور استفادۂ مسائل (مسائل میں رَہْنُمائی لینا) چھوڑ دینا اس کے حق میں زہر ہے۔“[2]

لمحۂ فِکریہ!

ذرا سوچئے! سنجیدگی سے غور کیجئے!! کہ جو مقدس ہستیاں ہمیں قرآن واحادیث کے معنی و مفہوم سمجھائیں۔۔۔، نماز، روزے، حج، زکوۃ وغیرہ عبادات کے طریقے سکھائیں۔۔۔، ان عبادات میں غلطی ہو جانے پر اس کا حل ارشاد فرمائیں۔۔۔، ماں باپ کا ادب و تعظیم نیز رشتے داروں اور عام مسلمانوں کے حقوق بتائیں۔۔۔، ہمارے ہاں فوتگی ہو جائے تو تجہیز و تکفین کے مسائل سے ہمیں آگاہ کریں اور مَیِّت کے مَتْرُوکَہ مال کو شَرِیعت کے مطابق وُرَثَاء میں تقسیم کرنے پر رَہْنُمائی فرمائیں۔۔۔، میاں بیوی میں اختلاف کی صورت میں ان کے درمیان فیصلہ کروائیں۔۔۔، ہماری تجارتی وکاروباری اُلجھنیں سُلجھائیں اور اس کے علاوہ دین و دُنیا کے بے شمار مراحل

---

1 ... فتاویٰ رضویہ، ۲۳/۶۸۷

2 ... فتاویٰ رضویہ، ۲۳/۷۱۱

میں ہمارے ساتھ خیر خواہی کرکے ہمیں عذابِ آخرت سے بچنے کے طریقے بتائیں، کیا ہم اپنے ان محسنوں کا شکریہ ادا کرنے اور ان کا ادب کرنے کے بجائے انہیں طعن وتنقید کا نشانہ بنا کر اپنی آخرت داؤ پر لگائیں گے؟ یاد رکھئے! کسی کے احسان و بھلائی کرنے پر اس کا شکریہ ادا نہ کرنا بڑی مَحرومی کی بات ہے جبکہ شکریہ ادا کرنا احسان کا بدلہ چکانے کی طرح ہے۔ آیئے محسن کا شکریہ ادا کرنے کے بارے میں دو فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سُنتے ہیں۔

شکریہ کے مُتَعَلِّق 2 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

1. مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ جو لوگوں کا شکر ادا نہ کرے وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر گُزار نہیں۔[1]
2. جو تمہارے ساتھ بھلائی کرے تو اس کا بدلہ چکادو اور اگر (بدلے کی چیز) نہ پاؤ تو اس کے لئے دعا کرو حتی کہ تمہیں اطمینان ہو جائے کہ تم نے اس (کے احسان) کا بدلہ چکا دیا۔[2]

دُنْیَوی محسن کا تو شکریہ لیکن...

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کس قدر اَفسوس کی بات ہے کہ اگر کوئی شخص ہمیں دُنْیَوی قانون سے خبردار یا کسی خطرے سے آگاہ کرے تو ہم نہ صرف اس کی

1 ... ترمذی، کتاب البرّ والصلة، باب ما جاء فی الشکر... الخ، ۳/ ۳۸۴، حدیث: ۱۹۶۲

2 ... نسائی، کتاب الزکاة، باب من سال باللہ، ص ۴۲۲، حدیث: ۲۵۶۴

بات مانتے ہیں بلکہ اس کا شکریہ بھی ادا کرتے ہیں لیکن ایک عالمِ دین اور مفتیِ اسلام ہماری شرعی رَہنُمائی کرے تو ہم حکمِ شریعت سے روگردانی کرتے ہوئے اس عالم دین پر اعتراض کرنے لگتے ہیں۔ حالانکہ عالمِ دین اس بات کا زیادہ مستحق ہے کہ اسکی بات مانی جائے کیونکہ جس شخص نے ہمیں یہ بتایا کہ آپ غلط راستے (Wrong Way) پر آگئے ہیں یا جس طرف آپ جارہے ہیں وہاں حالات ٹھیک نہیں وہ تو صرف ہمیں دُنیوی پریشانیوں سے بچارہا ہے جبکہ عالمِ دین اور مفتیِ اسلام ہمیں آخرت کی تکلیف اور جہنّم کے راستے سے بچنے کی تنبیہ فرماتے ہیں لہٰذا ہمیں ان کا شکر گُزار ہونا چاہیئے اور ہرگز ہرگز ان کی شان میں زبان درازی یا ان کے قول و فعل پر اعتراض نہیں کرنا چاہیئے۔

اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن نے فتاویٰ رضویہ شریف میں ایک سوال کے جواب میں ضمناً عُلَماء کے بارے میں عوام کے لئے اور عوام کے بارے میں عُلَماء کے لئے انتہائی اہم مدنی پھول عطا فرمائے ہیں آیئے آپ بھی مُلاحظہ کیجئے۔

عُلَماء سے مُتَعلِّق ایک فتویٰ

سوال: کیا فرماتے ہیں عُلمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر کوئی عالم یا اور کوئی شخص مسجد میں سوئے اور مسند تکیہ مسجد میں اندر مسجد کے لگائے اور کھانا مسجد میں ایک جماعت کے ساتھ کھائے اور اُگالدان مسجد میں رکھے اور گھوڑے کی زِین اور

اَسْباب وغیرہ مسجد میں رکھے یہ سب شَرْع سے درست ہے یا نہیں۔ بَیِّنُوْا تُوْجَرُوْا (بیان کیجئے اجر دیئے جائیں گے۔)

جواب: مسجد میں سونا، کھانا، بحالتِ اعتکاف جائز ہے، اگر ایک جماعت معتکف ہو تو مل کر کھا سکتے ہیں، بہر حال یہ لازم ہے کہ کوئی چیز شوربا یا شِیْر (دودھ) وغیرہ کی چھینٹ مسجد میں نہ گرے۔ اور سوائے حالتِ اعتکاف مسجد میں سونا یا کھانا دونوں مَکْروہ ہیں، خاص کر ایک جماعت کے ساتھ کہ مَکْروہ فعل کا اور لوگوں کو بھی اس میں مُرتکِب بنانا ہے۔ عالمگیری میں ہے: یُکْرَہُ النَّوْمُ وَالْاَکْلُ فِیْہِ لِغَیْرِ الْمُعْتَکِفِ[1] یعنی مسجد میں سونا اور کھانا غیر معتکف کے لئے مَکْروہ ہے۔ مسند لگانا اگر براہِ تکبر ہے تو یہ خارج مسجد بھی حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اَلَیْسَ فِیْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِیْنَ ﴿۶۰﴾ ترجمۂ کنزالایمان: کیا مغرور کا ٹھکانا جہنّم میں نہیں۔ (پ۲۴، الزمر: ۶۰)

اور اگر براہِ تکَبّر نہیں کسی دوسرے نے اس کے لئے رکھ دی یہ اس کی خاطر سے بدیں لحاظ (اس بات کا لحاظ کرتے ہوئے) کہ امیرُ المؤمنین مولیٰ علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: ”لَا یَاْبَی الْکَرَامَۃَ اِلَّا حِمَارٌ“[2] یعنی عزت و احترام کا انکار کوئی گدھا ہی کر سکتا ہے۔ ٹیک لگا کر بیٹھ گیا تو بھی یہ مسجد میں نہ ہونا چاہئے کہ ادبِ مسجد کے خلاف

1 ... فتاوی ھندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب الخامس فی آداب المسجد... الخ، ۳۲۱/۵

2 ... فردوس الاخبار، ۴۴۹/۲، حدیث: ۷۹۸۰

ہے۔ہاں! ضعف یادَرْد کے سبب مجبور ہو تو مَعْذور ہے۔اُگالدان اگر پیک کے لئے رکھاہے تو غیرِ معتکف کو مسجد میں پان کھاناخود مَکْروہ ہے اور اگر کھانسی ہے، بلغم بار بار آتاہے اس غرض کے لئے رکھاتو حرج نہیں۔اور گھوڑے کازِین وغیرہ اسباب بھی بلاضرورت شرعیّہ مسجد میں رکھنانہ چاہئے، مسجد کو گھر کے مشابہ بھی کرنانہ چاہئے۔ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: "اِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِھٰذَا" مساجد ان چیزوں کی خاطر نہیں بنائی جاتیں۔[1] خُصُوصاً اگر (ایسی) چیزیں رکھے جن سے نماز کی جگہ رُکے تو سخت ناجائز وگُناہ ہے۔قالَ اللّٰہُ تعالٰی

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ یُّذْكَرَ فِیْهَا اسْمُهٗ

ترجَمۂ کنزالایمان: اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللّٰہ کی مسجدوں کو روکے ان میں نامِ خدا لئے جانے سے۔ (پ۱، البقرۃ:۱۱۴)

عوام کے لئے نصیحت کے مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہاں تک تو اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت نے سوال میں موجود تمام باتوں کی مختلف صورتیں اور احکام بیان فرمادیئے مگر چونکہ سوال میں عالم کا بھی ذکر تھا اس لئے عوام کو عُلَماء پر اعتراض سے بچانے کے مُقَدَّس جذبے کے تحت کچھ اس طرح نیکی کی دعوت دی:

باایں ہمہ (ان تمام احکام کے باوجود) یہ بھی یاد رکھنا فرض ہے کہ حقیقۃً عالمِ دین،

1 ...مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب النھی عن نشد... الخ، ص ۲۸۴، حدیث: ۵۶۸

ہادیِ خلق، سُنّی صحیحُ العقیدہ ہو عوام کو اس پر اعتراض، اس کے افعال میں نُکتہ چینی، اس کی عیب بینی حرام، حرام، حرام اور باعث سخت محرومی اور بد نصیبی ہے۔ اوّل تو لاکھوں مسائل و احکام فرقِ نیت سے مُتَبَدِّل (تبدیل) ہو جاتے ہیں۔ رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: ''اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَ اِنَّمَا لِکُلِّ امْرِءٍ مَا نَوٰی'' اعمال کا مدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کے لئے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی۔[1]

علمِ نیت ایک عظیم واسع علم ہے جسے عُلمائے ماہرین ہی جانتے ہیں۔ عوام بیچارے فرق پر مطلع نہ ہو کر ان کے افعال کو اپنی حرکات پر قیاس کرتے اور حکم لگا دیتے اور ''کارِ پاکاں را قیاس از خود مگیر'' کے مَوْرَد بنتے ہیں (اس لائق ہیں کہ ان کو کہا جائے کہ اچھوں کے کاموں کو اپنے اوپر قیاس مت کرو)۔ اِسی مسئلہ میں دیکھئے، شرعاً اعتکاف کے لئے نہ روزہ شرط ہے نہ کسی قدر مدت کی خصوصیت، ولہٰذا مستحب ہے کہ آدمی جب مسجد میں جائے اعتکاف کی نیت کر لے۔ جب تک مسجد میں رہے گا اعتکاف کا ثواب بھی پائے گا۔ عُلَماء اعتکاف ہی کی نیت سے مسجد میں داخل ہوتے ہیں، اور اب ان کو سونا، کھانا، پیک کے لئے اُگالدان رکھنا روا (جائز) ہو گا، اور اس سے قطع نظر بھی ہو تو ''جاہل کو سنّی عالم پر اعتراض نہیں پہنچتا۔'' رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی حدیث میں عالمِ بے عمل کی مثال شمع سے دی ہے کہ آپ جلے

1 ... بخاری، کتاب بدء الوحی، باب کیف کان بدء الوحی، ۱/۵، حدیث:۱

اور تمہیں روشنی و نفع پہنچائے۔[1] احمق وہ جو اس کے جلنے کے باعث اسے بجھا دینا چاہے اس سے یہ خود ہی اندھیرے میں رہ جائے گا۔[2]

دو رکعتیں 70 رکعتوں سے افضل

اسی طرح پندرہویں صدی کی عظیم علمی و رُوحانی شخصیت، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ بِالْخُصُوص دعوتِ اسلامی والوں اور بِالْعُمُوم تمام مسلمانوں کو وقتاً فوقتاً علمائے اہلسنت کی تعظیم کرنے اور ان پر اعتراض سے بچنے کا ذہن دیتے رہتے ہیں۔ جیسا کہ آپ فرماتے ہیں: ''اسلام میں علمائے حق کی بہت زیادہ اَہَمِّیَّت ہے اور وہ علم دین کے باعث عوام سے افضل ہوتے ہیں، غیر عالم کے مقابلے میں عالم کو عبادت کا ثواب بھی زیادہ ملتا ہے، چُنانچہ حضرت سَیِّدُنا محمد بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنھما سے مروی ہے: عالم کی دو رکعت غیر عالم کی ستّر رکعت سے افضل ہے۔[3] لہٰذا دعوتِ اسلامی کے تمام وابَستگان بلکہ ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ علمائے اہلسنت سے ہر گز نہ ٹکرائیں، ان کے ادب و احترام میں کوتاہی نہ کریں، علمائے اہلسنت کی تحقیر سے قطعاً گریز کریں۔ بلا اجازتِ شرعی ان کے کردار اور عمل پر تنقید کر کے غیبت کا

---

1 ... معجم کبیر، ۲/ ۱۶۶، حدیث: ۱۶۸۱

2 ... فتاویٰ رضویہ، ۸/ ۹۷

3 ... جامع صغیر، ص ۲۷۴، حدیث: ۴۴۷۶

گُناہِ کبیرہ، حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام نہ کریں۔"[1]

عالم کی غیبت کرنے والا رحمت سے مایوس

افسوس! آج کل مَعَاذَ الله عَزَّوَجَلَّ عُلَماء کی بکثرت غیبت کی جاتی ہے۔لہٰذا شیطان کسی عالم دین کی غیبت پر اُبھارے تو حضرتِ سیِّدُنا ابو حَفص کبیر عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر کے اِس ارشاد کو یاد کرکے خود کو ڈرایئے: جس نے کسی فقیہ (عالم) کی غیبت کی تو قِیامت کے روز اُس کے چہرے پر لکھا ہوگا "یہ الله عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت سے مایوس ہے۔"[2]

سارے سُنّی عالموں سے تو بنا کر رکھ سدا　کر ادب ہر ایک کا ہو نا نہ تُو ان سے جدا

عُلَماء کی توہین کے حیا سوز انداز

امیر اہلسنت فرماتے ہیں: آج کل بعض لوگ بات بات پر علمائے کرام کے بارے میں توہین آمیز کلمات بک دیا کرتے ہیں، مثلاً کہتے ہیں: بھئی ذرا بچ کر رہنا "علّامہ صاحب" ہیں، عُلَماء لالچی ہوتے ہیں، ہم سے جلتے ہیں، ہماری وجہ سے اب ان کا کوئی بھاؤ نہیں پوچھتا، چھوڑو چھوڑو! یہ تو مولوی ہے۔(مَعَاذَ الله عالموں کو بعض لوگ حقارت سے کہہ دیتے ہیں) یہ مُلّا لوگ، عُلَماء نے (مَعَاذَ الله) سُنیت کا کوئی کام نہیں کیا۔(بعض اوقات مبلغ کا بیان سن کر ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے مَعَاذَ الله کہہ

---

1 ... تعارف دعوتِ اسلامی، ص۴۹

2 ... مكاشفة القلوب، باب في بيان الغيبة، ص۷۱

دیا جاتا ہے)فُلاں کا اندازِ بیان تو مولویوں والا ہے وغیرہ وغیرہ۔

عالم کی توہین کب کفر ہے اور کب نہیں؟

عالم کی توہین کی تین صورتیں اور ان کے بارے میں حکمِ شرعی بیان کرتے ہوئے میرے اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولیٰنا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فتاویٰ رضویہ جلد 21 صفحہ 129 پر فرماتے ہیں:(1)اگر عالم(دین) کو اس لئے بُرا کہتا ہے کہ وہ عالم ہے جب تو صریح کافر ہے اور (2)اگر بوجہِ علم اس کی تعظیم فرض جانتا ہے مگر اپنی کسی دُنیَوی خُصومت (دشمنی) کے باعث برا کہتا ہے گالی دیتا (ہے اور) تحقیر کرتا ہے تو سخت فاسق فاجر ہے اور(3)اگر بے سبب (بلاوجہ) رنج (بغض) رکھتا ہے تو مَرِیضُ الْقَلْب وخَبِیْثُ الْبَاطِن(دل کا مریض اور ناپاک باطن والا ہے)اور اس (خواہ مخواہ بغض رکھنے والے) کے کفر کا اندیشہ ہے۔ خلاصہ میں ہے:"مَنْ اَبْغَضَ عَالِماً مِنْ غَیْرِ سَبَبٍ ظَاھِرٍ خِیْفَ عَلَیْہِ الْکُفْر یعنی جو بلا کسی ظاہری وجہ کے عالِمِ دین سے بُغض رکھے اس پر کفر کا خوف ہے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم میں سے ہر شخص کو عُلَماء کی توہین سے بچنا چاہئے اگر مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی نے ماضی میں اپنے قول یا فعل سے عالم کی بسبب علم دین توہین کر ڈالی ہو تو وہ توبہ و تَجْدِیدِ ایمان کرے اور اگر شادی شدہ ہو تو تَجْدِیدِ نکاح اور کسی کا مرید ہو تو تَجْدِیدِ بیعت بھی کرے۔ آیئے ایمان کی حفاظت کی خاطر شیخ طریقت،

---

1 ... کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۳۴۴

امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کتاب **کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب** سے شریعت اور علمائے دین کی تحقیر کے بعض کفریہ کلمات کی مثالیں مُلاحظہ کیجئے۔

عُلمائے دین کی توہین کی مثالیں

1. یہ کہا: ''میں شَرع وَرَع نہیں جانتا'' یا کہا: ''میں شریعت کا کیا کروں'' دونوں کفریات ہیں۔
2. جو کہے: '' عُلَماء جو علم سکھاتے ہیں محض قصے کہانیاں ہیں '' یا ''خواہشات ہیں'' یا ''محض دھوکہ ہیں'' یا کہا: ''میں حیلوں کے علم کا منکر ہوں۔'' یہ تمام کفریہ کلمات ہیں۔
3. جس نے توہین کی نیت سے کسی عالمِ بَرحَق کا صحیح فتوی زمین پر پھینکا یا کہا: ''شریعت کیا ہے!'' دونوں چیزیں کفر ہیں۔[1]
4. ''مولوی لوگ کیا جانتے ہیں'' کہنا کفر ہے۔ جبکہ عُلَماء کی تحقیر مقصود ہو۔
5. ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دین کو آسان اتارا تھا مگر مولویوں نے مشکل بنادیا۔'' یہ عُلَماء کی توہین کی وجہ سے کلمۂ کفر ہے۔ کیونکہ فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام فرماتے ہیں: اَلْاِسْتِخْفَافُ بِالْاَشْرَافِ وَالْعُلَمَاءِ کُفْرٌ یعنی اَشراف (ساداتِ کرام) اور عُلَماء کی تحقیر (انہیں گھٹیا جاننا) کُفر ہے۔
6. ''جتنے مولوی ہیں سب بد معاش ہیں'' کہنا کفر ہے جبکہ بسببِ علمِ دین علمائے

1 ... کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۳۴۰ تا ۳۴۱، ملتقطاً

کرام کی تحقیر کی نیت سے کہا ہو۔

7. یہ کہنا: ”عالم لوگوں نے دیس خراب کر دیا۔“ کلمۂ کفر ہے۔

8. یہ کہنا کفر ہے کہ ”مولویوں نے دین کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے۔“

9. جو کہے: ”علمِ دین کو کیا کروں گا! جیب میں روپے ہونے چاہئیں۔“ کہنے والے پر حکمِ کفر ہے۔

10. کسی نے عالم سے کہا: ”جا اور علمِ دین کو کسی برتن میں سنبھال کر رکھ۔“ یہ کفر ہے۔

یاد رہے! صرف علمائے اہلسنت ہی کی تعظیم کی جائے گی۔ رہے بد مذہب عُلَماء، تو ان کے سائے سے بھی بھاگے کہ ان کی تعظیم حرام، ان کا بیان سننا، ان کی کُتُب کا مطالعہ کرنا اور ان کی صحبت اختیار کرنا حرام اور ایمان کے لئے زہرِ ہلاہل ہے۔ (1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! علمِ دین سے دوری کے سبب بعض لوگ مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ تک کہتے سنائی دیتے ہیں کہ ”مولویوں کو تو کفر کے فتوے دینے کے سوا کوئی کام ہی نہیں۔“ ایسے لوگوں کی اصلاح کے لئے **امیر اہلسنت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے سوال جواب کے انداز میں کچھ مدنی پھول عطا فرمائے ہیں، چُنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 692 صَفْحات پر مشتمل کتاب کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب صَفْحَہ 656 پر ہے:

---

1 ... کفریہ کلمات کے بارے میں سُوال جواب، ص ۳۵۴تا۳۵۹، ملتقطاً

جب دیکھو کفر کا فتویٰ داغ دیتے ہیں!

سُوال: اگر کوئی یہ کتاب ''کفرِیَّہ کلمات کے بارے میں سُوال جواب'' پڑھنے کے بعد یوں کہے کہ مولویوں کو تو کفر کے فتوے دینے کے سوا کوئی کام ہی نہیں، جب دیکھو کفر کا فتوٰی داغ دیتے ہیں! ایسے شخص کیلئے کچھ مَدَنی پھول دے دیجئے۔

جواب: اِس طرح کے تَأَثُّرات کا اظہار یقیناً دین سے دُوری کا نتیجہ ہے۔ اِسی دُوری نے بعض لوگوں کو بے باک بنا دیا ہے، وہ عُلَمائے دین کی حقیقت ہی نہیں سمجھتے، انہیں اتنا بھی احساس نہیں کہ آخِر وہ کِن ہستیوں کی عزّت وناموس پر حملہ کر رہے ہیں؟ کِن کے خلاف دل کی بھڑاس نکال رہے ہیں؟ اُن کے خلاف جن کو دین میں سُتُون کی حیثیت حاصل ہے، جو دین کے محافظ ہیں۔ لاریب و شک! عُلمائے دین بہت بڑی شانوں کے مالک ہیں، ان کی مخالفت سَبَبِ ہَلاکت اور ان کی اطاعت دونوں جہاں کیلئے باعثِ سَعادت ہے۔ چُنانچہ پارہ 5 سورۃُ النِّساء آیت نمبر 59 میں ارشادِ ربُّ العباد ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْۚ (پ۵، النسآء:۵۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور ان کا جو تم میں حکومت والے ہیں۔

عُلَماء کی اطاعت رسول کی اطاعت ہے

مُفَسّرِ شہیر، حکیمُ الْاُمَّت، حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان اِس آیت

کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: ”خواہ دینی حکومت والے ہوں جیسے عالم، مرشد کامل، فَقِیہ، مُجتَہِد یا دُنیاوی حکومت والے جیسے اسلامی سلطان اور اسلامی حُکام۔ لیکن دینی حُکام کی اطاعت دنیاوی حُکام پر بھی واجِب ہو گی، مگر ان دونوں کی اِطاعت میں یہ شَرط ہے کہ نَص کے خِلاف حکم نہ دیں ورنہ ان کی اطاعت نہیں۔“ مزید فرماتے ہیں: ”فقہاء کی طرف رُجوع کرنا بھی رسول ہی کی طرف رجوع کرنا ہے کیونکہ فُقہاء حُضور عَلَیْہِ السَّلَام ہی کا حکم سناتے ہیں، جیسے حُضور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اطاعت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت ہے ایسے ہی عالِم دین کی فرمانبرداری رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی فرمانبرداری ہے۔“(1)

سوال میں مذکور اعتراض میں بلا تخصیص (بِلا۔تَخْ۔صِیْص۔کسی کو خاص کئے بغیر) مُطلَقاً یہ بات کہی گئی ہے کہ مولویوں کو تو کفر کا فتوٰی دینے کے سوا کوئی کام ہی نہیں۔۔۔الخ، مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ خود یہ جملہ اِنتہائی سخت ہے، اس میں عُلَمائے دین کی توہین کا پہلو واضح ہے بلکہ عُلَمائے دین کی توہین ہی مقصود ہو تو کُھلا کفر واِرتِداد ہے۔ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ معظّم ہے: ”تین شخصوں کے حق کو ہلکا نہ جانے گا مگر مُنافِق کُھلا مُنافِق، ایک وہ جسے اسلام میں بُڑھاپا آیا، دوسرا علم والا، تیسرا عادِل بادشاہ۔“(2)

---

1 ... نور العرفان، ص ۱۳۷

2 ... معجم کبیر، ۸/۲۰۲، حدیث: ۷۸۱۹

عُلَمائے دین کی توہین سنگین جُرم ہے

میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن فتاویٰ رضویہ شریف جلد 23 صفحہ 649 پر عُلَمائے دین کی توہین کرنے سے مُتَعلِّق فرماتے ہیں: ''سخت حرام، سخت گُناہ، اَشَدّ کبیرہ۔ عالِمِ دین سُنّی صحیح العقیدہ کہ لوگوں کو حق کی طرف بلائے اور حق بات بتائے محمّدٌ رَّسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا نائِب ہے۔ اس کی تحقیر (توہین) مَعَاذَ اللّٰہ محمّد صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی توہین ہے اور محمّد صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی جناب میں گستاخی مُوجِبِ لعنتِ الٰہی وعذابِ الیم ہے۔''(1)

شیطان لوگوں کو عالموں سے کیوں دُور کرتا ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیطان لوگوں کے دلوں سے علمائے دین کی وَقْعت نکالنا چاہتا ہے تاکہ عُلَمائے کرام جب کسی بات کو اللّٰہ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ اور مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نافرمانی ومَعصیَّت قرار دیں تو لوگ ان کی نصیحت پر کان نہ دھریں اور بے دھڑک شیطانی کاموں میں لگے رہیں۔ واقعی بڑا نازک معاملہ ہے، بدقسمتی سے آج ایمان کی سلامتی کی سوچ میں کمی اور زبان کی بے احتیاطیوں میں زیادَتی ہوتی جارہی ہے جس کے نتیجے میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں

1 ... فتاویٰ رضویہ، ۲۳/ ۶۴۹

گستاخی، رسولُ اللّٰه صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شان میں بے ادبی اور ضروریاتِ دین کے انکار پر مشتمل طرح طرح کے کفریات روزمرہ کی گفتگو میں بولے جاتے ہیں۔ اور جب علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین کسی قول پر کوئی حکمِ شرعی بیان کریں تو مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کہا جاتا ہے"جناب ان کو جب دیکھو حکم لگانا آتا ہے۔"

یاد رکھئے! جس طرح ہر ملک ، ہر ریاست کے کچھ قانون ہوتے ہیں جن کا مقصد جرائم کی روک تھام ہے یہی وجہ ہے کہ قانون شکنی ایک جرم شمار کیا جاتا ہے اور خلاف ورزی کرنے والے پر سزا کا تعین ہوتا ہے۔اب اگر کوئی شخص قانون کے رکھوالے کسی ذمہ دار پر اعتراض کرتے ہوئے کہے کہ یہ تو جب دیکھو سزا سناتا رہتا ہے تو یقیناً ایسے شخص کو لوگ بے وقوف کہیں گے اور اس سے یہی کہیں گے کہ اس کو بُرا مت کہو! بلکہ جرائم کے خلاف آواز اٹھاؤ کیونکہ سزا سُنانے میں اس ذمہ دار کا کوئی قصور نہیں، جرائم ہوتے ہیں تو یہ فیصلے سناتا ہے اگر جرائم ہی ختم ہو جائیں تو سزا کے فیصلے بھی ختم ہو جائیں۔اسی طرح اسلام نے بھی اپنے ماننے والوں کی دُنیا و آخرت بہتر بنانے کے لئے کچھ اصول و قوانین مقرر فرمائے ہیں اور اس کے بھی کچھ محافظ و ذمہ دار ہیں جو کہ خلاف ورزی کرنے والوں پر حکمِ شرع صادر فرماتے ہیں۔ اگر کوئی چاہتا ہے کہ اس پر حکم لگنا بند ہو جائے تو وہ شریعت کی خلاف ورزی سے باز آجائے نہ کہ عُلَماء کو بُرا بھلا کہہ کر اپنی آخرت برباد کرے۔

عُلَماء کے بغیر اسلام کا نظام نہیں چل سکتا

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: ''عُلَمائے اسلام کا کام تو اللہ ربُّ الاَنام عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول، شَہنشاہِ انبیائے کرام صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پیغام کو دُرست طریقے پر عام فرمانا ہے، عُلَمائے دین تو شریعت کے قوانین کے محافِظین ہیں۔ عُلمائے کرام تو دینِ اسلام کے احکام کے مُطابِق ہی کسی چیز کو حلال یا حرام، کُفر یا اِسلام قرار دینے کے پابند ہیں۔ اپنی طرف سے ہر گز کچھ نہیں کہتے، یہی ان کا منصب ہے۔ یقیناً عُلَمائے دین ہی کی برکتوں، کوشِشوں، علمی کاوِشوں اور مُساعیِ تبلیغ سے گلزارِ اسلام کی بہاریں ہیں۔ عُلَمائے حق ہی کی بدولت گُلشنِ اسلام ہرا بھرا لہلہا رہا ہے۔ اگر عُلَماء ہی مَعْدُوم (یعنی ختم) ہوجائیں تو کُفّار کو اسلام کی دعوت کون دے گا؟ کُفّار کی طرف سے اٹھائے جانے والے اِعتِراضات کے مُسکِت (یعنی خاموش کردینے والے) جوابات کیسے دیئے جاسکیں گے؟ عامّۃُ المسلِمین کو اَرکانِ اسلام کی تعلیم دینے کی ترکیب کیسے بنے گی؟ انہیں قرآن و حدیث کے رُموز (یعنی بھیدوں) سے کون آشنا (واقف) کرے گا؟''

زبان کو قابو میں رکھئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بے نیازی اور اُس کی خفیہ تدبیر سے ہر مسلمان کو لرزاں و ترساں رہنا چاہیئے، نہ جانے کون سی مَعصِیَت (یعنی نافرمانی) اللہ ربُّ العزّت کے قہر و غَضَب کو اُبھار دے اور ایمان کیلئے خطرہ پیدا ہو جائے۔ بس

ہر وقت اپنے رب تعالیٰ کے آگے عاجِزی کا مظاہرہ کرتے رہیے۔ زَبان کو قابو میں رکھئے کہ زیادہ بولتے رہنے سے بھی بعض اوقات منہ سے کلماتِ کفر نکل جاتے ہیں اور پتا نہیں لگتا، ہر وَقت ایمان کی حفاظت کی فکر کرتے رہنا ضروری ہے۔

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن کا ارشاد ہے: عُلمائے کرام فرماتے ہیں: ''جس کو سَلْبِ ایمان کا خوف نہ ہو مرتے وَقت اُس کا ایمان سَلْب ہو جانے کا اندیشہ ہے۔''(1)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم سب کو ایمان کی فکر نصیب فرمائے اور عُلَماء کا ادب کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

عُلَماء کے لئے مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن نے عُلَماء کے حق میں عوام کو جو مدنی پھول عطا فرمائے وہ اور اس کے ضمن میں چند باتیں آپ نے مُلاحظہ کیں مزید اسی فتوے میں آپ رَحمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ نے عوام کی خیر خواہی کرتے ہوئے ان کے حق میں عُلَماء کے لئے بھی کچھ مدنی پھول عطا فرمائے ہیں، چُنانچہ آپ فرماتے ہیں: ''عُلَماء کو چاہیے کہ اگرچہ خود نیتِ صحیحہ رکھتے ہوں عوام کے سامنے ایسے افعال جن سے ان کا خیال پریشان ہو نہ کریں کہ اس سے دو فتنے ہیں: (۱) جو مُعْتَقِد نہیں اُن کا مُعْتَرِض ہونا، غیبت کی بلا میں پڑنا، عالم

1 ... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۴۹۵

کے فیض سے محروم رہنا۔(2)اور جو مُعْتَقِد ہیں اُن کا اس کے افعال کو دستاویز بنا کر بے علم نیت خود مرتکب ہونا۔ عالم فرقۂ ملامتیہ سے نہیں کہ عوام کو نفرت دلانے میں اُس کا فائدہ ہو (بلکہ) مسندِ ہدایت پر ہے، عوام کو اپنی طرف رغبت دلانے میں اُن کا نفع ہے۔"

حدیث میں ہے:" اللہ (عَزَّوَجَلَّ) پر ایمان کے بعد سب سے بڑی عقلمندی لوگوں کے ساتھ محبت کرنا ہے۔"(1)

دوسری حدیث صحیح میں ہے، رسولُ اللہ (صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) فرماتے ہیں:"بَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا" یعنی خوشخبری سناؤ اور (لوگوں کو) نفرت نہ دلاؤ۔(2)

اَحیاناً (اتفاقاً) ایسے افعال کی حاجت ہو تو اعلان کے ساتھ اپنی نیت اور مسئلۂ شریعت عوام کو بتادے۔ واللہُ تعالٰی اَعْلَمُ۔(3)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن نے عوام کی کس قدر خیر خواہی فرمائی کہ عالم کو عوام کے سامنے کوئی بھی ایسا کام کرنے سے منع فرمادیا جسے دیکھ کر جو لوگ عقیدت مند نہیں وہ بدگمانی، تجسس، اور غیبت وغیرہ حرام اور جہنم میں لے جانے والے کام میں پڑ جائیں اور جو عقیدت مند ہیں وہ بسبب عقیدت اس کام میں عالم کی پیروی کریں لیکن چونکہ

1 ... شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، فصل طلاقۃ الوجہ... الخ، ۶/ ۲۵۵، حدیث: ۸۰۶۱
2 ... بخاری، کتاب العلم، باب ما کان النبی یتخولھم بالموعظۃ... الخ، ۱/ ۴۲، حدیث: ۶۹
3 ... فتاوی رضویہ، ۸/ ۹۸

وہ عالم کی نیت سے واقف نہیں لہٰذا ان کے گُناہ میں پڑنے کا اندیشہ ہو، اس طرح ایک مسلمان کو مُتَوَقّع گُناہوں سے بچانے کے لئے عُلَماء کو ان کے سامنے احتیاط کرنے کی نصیحت فرمائی جس میں یقیناً عوام کی زبردست خیر خواہی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ان باتوں کا بہت لحاظ رکھتے ہیں یہی وجہ ہے کہ آپ حسبِ موقع نہ صرف اپنے مریدین و محبین کو مختلف کاموں کی نیتیں سکھاتے اور کرواتے رہتے ہیں بلکہ بارہا خود کسی کام کو کرنے سے پہلے بھی ان پر اپنی نیت کا اظہار فرما دیتے ہیں تاکہ انہیں اچھی اچھی نیتوں کی معلومات فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ ذہن میں پیدا ہونے والے ممکنہ وسوسے سے بھی بچایا جاسکے۔ جیسا کہ

امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عمل

ایک مرتبہ امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ چند اسلامی بھائیوں کے ساتھ جلوہ گر تھے، اسی اثنا میں آپ نے اپنے پاس رکھی ہوئی پانی کی بوتل سے گلاس میں پانی لیا اور کھڑے ہوگئے، چونکہ دیگر اسلامی بھائی بھی موجود تھے لہٰذا ممکنہ وسوسے کے پیشِ نظر امیر اہلسنت نے پانی پینے سے پہلے حاضرین سے فرمایا: ”یہ زمزم شریف ہے اس لئے کھڑے ہو کر پی رہا ہوں۔“ پھر پانی نوش فرمایا۔

حُسنِ ظن اختیار کیجئے!

یاد رہے! کہ امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا یہ طرزِ عمل کہ وہ عوام کو وسوسوں

سے بچاتے ہیں ہر عالم، پیریا اس شخص کے جس کی لوگ اقتداء کرتے ہیں منصب کا تقاضا ہے مگر لوگوں پر بھی لازم ہے کہ ایسی ہستیوں کے معاملے میں وسوسے یا بد گمانی میں نہ پڑیں۔ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت مرید کو اپنے پیر کے بارے میں حسن ظن کی تاکید کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”اس کی جو بات اپنی نظر میں خلاف شرع بلکہ مَعَاذَ اللہ کبیرہ معلوم ہو اس پر بھی نہ اعتراض کرے نہ دل میں بد گمانی کو جگہ دے بلکہ یقین جانے کہ میری سمجھ کی غلطی ہے۔“[1]

محفوظ سدا رکھنا شہا! بے اَدَبوں سے اور مجھ سے بھی سرزد نہ کبھی بے اَدَبی ہو

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے حالِ زار پر کرم فرمائے، ہمارے دل میں اپنی، اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اور عُلَماء و مشائخِ اہلسنت کی محبت داخل فرمائے اور ایمان پر خاتمہ نصیب فرمائے۔

اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

نیک صحبت کا اثر

فرمانِ صوفیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام: نیک صحبت ساری عبادات سے افضل ہے، دیکھو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سارے جہاں کے اولیا سے افضل ہیں کیوں؟ اس لئے کہ وہ صحبت یافتہ جنابِ مصطفےٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۳/۳۱۲)

1 ... فتاوٰی رضویہ، ۲۴/۳۶۹

ماخذومراجع

نمبرشمار	کتاب	مصنف / مؤلف	مطبوعہ
1	قرآن پاک	کلام باری تعالیٰ	مکتبۃ المدینۃ ۱۴۳۲ھ
2	کنز الایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینۃ ۱۴۳۲ھ
3	نور العرفان	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفّٰی ۱۳۹۱ھ	پیر بھائی اینڈ کمپنی
4	روح البیان	مولی الروم شیخ اسماعیل حقی بروسی، متوفّٰی ۱۱۳۷ھ	داراحیاء التراث العربی بیروت
5	صحیح البخاری	امام محمد بن اسماعیل بخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالیٰ علیہ، متوفّٰی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۹ھ
6	صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالیٰ علیہ، متوفّٰی ۲۶۱ھ	دار ابن حزم ۱۴۱۹ھ
7	سنن الترمذی	امام محمد بن عیسیٰ ترمذی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالیٰ علیہ، متوفّٰی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
8	سنن النسائی	امام احمد بن شعیب نسائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالیٰ علیہ، متوفّٰی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۶ھ۔
9	المسند	امام ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالیٰ علیہ، متوفّٰی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
10	الجامع الصغیر	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی، متوفّٰی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۵ھ
11	جمع الجوامع	امام جلال الدین عبد الرحمن سیوطی شافعی، متوفّٰی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ
12	المعجم الکبیر	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالیٰ علیہ، متوفّٰی ۳۶۰ھ	داراحیاء التراث العربی ۱۴۲۲ھ

13	شعب الایمان	امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ متوفّٰی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیہ ۱۴۲۱ھ
14	فردوس الاخبار	حافظ شیرویہ بن شہر دار بن شیرویہ دیلمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ متوفّٰی ۵۰۹ھ	دار الکتب العلمیہ ۱۴۰۶ھ
15	جامع بیان العلم	امام ابو عمر یوسف بن عبد اللہ ابن عبد البر القرطبی المالکی متوفّٰی ۴۶۳ھ	دار الکتب العلمیہ
16	تاریخ بغداد	حافظ ابو بکر احمد بن علی بن ثابت خطیب بغدادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ متوفّٰی ۴۶۲ھ	دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۷ھ
17	تعلیم المتعلم	امام برہان الاسلام زرنوجی متوفّٰی ۶۴۳ھ	باب المدینہ کراچی
18	مکاشفۃ القلوب	حجۃ الاسلام امام محمد غزالی ۵۰۵ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
19	الموسوعۃ الفقہیۃ	وزارۃ الاوقاف والشؤن الاسلامیہ۔ الکویت	دار الصفوۃ مصر ۱۹۹۳ء
20	الدر المختار	محمد بن علی المعروف بعلاء الدین حصکفی، متوفّٰی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
21	الفتاوی الھندیۃ	علامہ ہمام شیخ نظام متوفّٰی ۱۱۶۱ وجماعۃ من علماء الہند	دار الفکر بیروت ۱۳۰۳ھ
22	فتاوی رضویہ	امام اہلسنت احمد رضا خان متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور
23	ملفوظات اعلیٰ حضرت	امام اہلسنت احمد رضا خان متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینۃ ۱۴۳۰ھ
24	کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب	شیخ طریقت شیخ طریقت، امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ	مکتبۃ المدینۃ ۱۴۳۰ھ
25	تعارف دعوت اسلامی	المدینۃ العلمیہ	مکتبۃ المدینہ

فہرس

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
عُلَماء پر اعتراض منع ہے	1	عالم کی غیبت کرنیوالا رحمت سے مایوس	19
دُرود شریف کی فضیلت	1	عُلَماء کی توہین کے حیاسوز انداز	19
عیسائیہ کا بیٹا	2	توہینِ عُلَماء کب کفر ہے اور کب نہیں؟	20
خدا نے دو ہاتھ کس لئے دیئے ہیں!	3	عُلَمائے دین کی توہین کی مثالیں	21
علم کی عزت	4	جب دیکھو کفر کا فتویٰ داغ دیتے ہیں!	23
عُلَمائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام کا احترام	6	عُلَماء کی اطاعت رسول کی اطاعت ہے	23
دین کے رہنما	7	عُلَمائے دین کی توہین سنگین جُرم ہے	25
عُلَماء کی شان میں 7 فرامین	8	شیطان عُلَماء سے کیوں دُور کرتا ہے؟	25
علم کے فیضان میں 4 اقوالِ بزرگانِ دین	10	عُلَماء کے بِغیر نظامِ اسلام نہیں چل سکتا	27
لمحۂ فکریہ!	12	زبان کو قابو میں رکھئے!	27
شکریہ کے بارے میں 2 فرامین	13	عُلَماء کے لئے مدنی پھول	28
دُنیَوی محسن کا تو شکریہ لیکن...	13	امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِيَه کا عمل	30
عُلَماء سے مُتَعَلِّق ایک فتویٰ	14	حُسنِ ظن اختیار کیجئے!	30
عوام کے لئے نصیحت کے مدنی پھول	16	ماخذ و مراجع	32
دو رکعتیں 70 رکعتوں سے افضل	18		

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

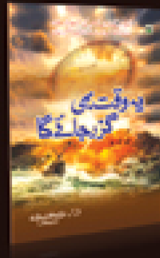
سُنّت کی بہاریں

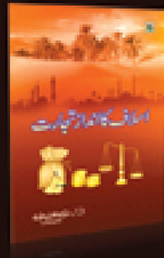
اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں بہ نیتِ ثواب سنّتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کرکے ہر مَدَنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔

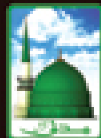
ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ اپنی اصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی انعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ



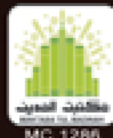












فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +923 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net